اِزالۃ الاوہام

جلد ۱

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی ردِّ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔



تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

اِزالۃُ الاَوہام

جلد ۱

متکلمِ اسلام، محققِ مذاہبِ عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ ۱۸۲۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی و نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلمِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

وجہ تصنیفِ کتاب

امابعد۔(۱) اس رسالہ کا مؤلف تمام اہل اسلام کی خدمت میں گوش گذار ہے کہ انگریزی ممالک میں پادری صاحبان دین اسلام سے محض تعصب کی بناء پر اہلِ اسلام کو ارتداد کی ترغیب دیتے ہیں اور ایسے سطحی شبہات جو مکڑی کے جالوں سے زیادہ کمزور ہیں ان سے سادہ لوح لوگوں کے دلوں کو تردد میں ڈالتے ہیں اور کوئی انگریزی قانون ان شبہات کے جواب کی تحریر سے مانع نہیں ہے بلکہ بعض پادری صاحبان نے تو خود اپنی تحریروں میں اردو زبان میں یہاں تک لکھا ہے کہ حکومت کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی حتیٰ کہ اس حوالے سے نہ کسی کو انعام دیتی ہے اور نہ کسی کو سزا دیتی ہے پس مسلمان اور ہندو بغیر خوف واندیشہ کے اپنے دلائل اور شبہات بیان کریں کہ حکومتِ انگریز اس پر ناراض نہیں ہوگی اور مسیحی حکمران مسلمان حکام کی طرح نہیں ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ وقت کے حکام ہرگز اس مسئلے میں دخل اندازی نہیں کرتے لیکن بظاہر علماءِ اہلِ اسلام کیلئے تین مسائل ہیں۔

(۱) اہل علم کا پریشان حال ہونا اور اہل وعیال کے فکر و معاش میں مبتلا ہونا بقول سعدیؒ ۔

پراگندہ روزی پراگندہ دل فراغتی درہیچ امور کمتر دارد (۲)

(۲) بہت سے پادری صاحبان اس کام کیلئے مامور ہیں اور یہی انکے بیوی بچوں

---

(۱) یہ کلمہ خطبہ اور مضمون کتاب کے درمیان امتیاز کیلئے "فصل خطاب" کے طور پر استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ کلمہ استعمال فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو انتہائی زوربیان اور قوتِ خطابت عطا فرمائی تھی چنانچہ وہ اونچے درجے کے خطیب تھے۔ بحوالہ روح المعانی' مصنفہ سید محمود آلوسی بغدادی جلد ۲۳ ص ۲۳۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ

(۲) پریشان حال اور پراگندہ دل آدمی کو ایسے یکسوئی کے کاموں کی بہت کم فرصت ہوتی ہے۔

کی کفالت کا واحد ذریعہ ہے کہ ہر سال رطب ویابس مضامین کے چند اوراق سیاہ کرتے ہیں اور پھر علیحدہ علیحدہ نئے رسائل کی شکل میں انہی سابقہ رسائل کو تھوڑے بہت تصرف کے ساتھ شائع کرتے ہیں جس میں کوئی نئی اہم چیز نہیں ہوتی پس ہر رسالے کی الگ الگ تردید کرنا ضیاعِ وقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(۳) ابھی تک جو یہ تقسیم کرتے ہیں وہ فقط ''کتابِ مقدس'' کے بعض اجزاء کا ترجمہ ہے اور ابھی تک اپنے عقائد کی کوئی تفسیر یا کتاب نہیں لکھی کہ اسکو تقسیم کریں اور قارئین اسکے ذریعے کتب مقدسہ کے مضامین اور اس فرقے کے علماء کی توضیحات اور انکے عقائد و دلائل سے واقف ہو جائیں......... کتنا اچھا ہوتا کہ سب پادری صاحبان ملکر کوئی کتاب لکھتے' اس میں اہلِ اسلام پر تمام اعتراضات' اپنے مذہب کی حقانیت کے دلائل اپنی بساط کے مطابق بیان کرتے اور اپنی کتاب کی تفسیر انتہائی معتبر ترین عقلی و نقلی دلائل پر مشتمل چند کتب عقائد ترجمہ کر کے تقسیم کریں پھر دیکھیں کہ اہلِ اسلام اپنی کسمپرسی اور بدحالی کے باوجود کیا جواب دیتے ہیں اور یہ طریقہ کار حقیقت میں بہت مناسب ہے جیسا کہ شاعر نے کہا۔

خوش بود گر محک تجربہ آید عیاں　　　　تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد(۱)

الحمد للہ ان اعذار کے باوجود ان رسائل کے جوابات تحریر ہونا شروع ہو گئے۔ یہ بندۂ عاجز باوجود عدم فرصت کے اس کام کی طرف متوجہ ہوا اور بہت کم مدت میں چار کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے ایک کا نام ''معدل اعوجاج المیزان'' ہے جو کہ ''میزان الحق'' مصنفہ پادری فنڈر کے جواب میں ہے کیونکہ انکی تحریر دیگر پادری صاحبان کی بہ نسبت علمی

(۱) کیا ہی اچھا ہو کہ تجربہ کی کسوٹی منظرِ عام پر آجائے تا کہ جھوٹے کا چہرا سیاہ ہو جائے۔